Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ″

سہ ماہی ۷ ″

ماہوار ۲ ½ ″

فی پرچہ ۲ آنے

۲ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ★ ۲۱ فتح ۱۳۳۱ ہش ★ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۲ء ★ نمبر ۲۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت بھی آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

جمشید پور ۲۰ دسمبر۔ آج جمشید پور میں پاکستانی ٹیم نے چائے کے وقت تک اپنی دوسری اننگز میں بارہ رن کئے اور اسکے دو کھلاڑی آؤٹ ہو گئے اس سے پہلے ٹیسٹ کی ٹیم کل دو سو گیارہ رن بنا کر آؤٹ ہو گئی تھی۔ پاکستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگز میں تین سو پینتالیس رن بنائے تھے اور اسکے سات کھلاڑی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی اللہ نثار روئے محبوبِ توام
وقفِ راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش است بار
تا بدیدم نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمی جوشد چو آب از آبشار

ترجمہ:- اے اللہ کے نبی میں آپ کے پیارے چہرے پر قربان ہوں۔ میں نے اپنا سر جو میرے کندھوں پر ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے۔ جب سے رسول پاک کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے۔ تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے۔ جیسے آبشار کا پانی۔

سلامتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر بحث

اقوام متحدہ ۲۰ دسمبر سلامتی کونسل پیر کے روز کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی پیشکردہ قرارداد پر پھر بحث کرے گی۔

تیونس کے بے نے بالآخر فرانس کے الٹی میٹم کے آگے ہتھیار ڈال دئے

انھوں نے فرانس کی پیشکردہ اصلاحات کے فرمانوں پر دستخط کر دیئے

تونس ۲۰ دسمبر۔ تونس کے بے نے فرانس کے الٹی میٹم دینے پر اس کی پیشکردہ شہری اصلاحات کے دو فرمانوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پہلے انہوں نے ان فرمانوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کل رات فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل نے پیرس سے تیونس پہنچ کر بے کو الٹی میٹم دیا تھا۔ الٹی میٹم میں کہا گیا تھا۔ کہ یا تو وہ فرانسیسی اصلاحات کے مسودوں پر مہر لگا دیں یا نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بے نے ضلعوں اور گاؤں کی اصلاحات کے فرمان پر بھی دستخط کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔

ہندوستان نے کشمیر کے متعلق پاکستانی پیشکش مسترد کر دی

نئی دہلی ۲۰ دسمبر ریاست کشمیر سے فوجیں نکالنے اور وہاں آزادانہ رائے شماری کرنے کے لئے سلامتی کونسل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جو تجویز پیش کی تھی ہندوستان نے اسے رد کر دیا ہے۔ اس امر کا اعلان آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے لئے جو منصوبہ پیش کیا ہے۔ ہندوستان اسے منظور نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس سلسلہ میں جو نئی تجویز پیش کی ہے وہ ان سب تجویزوں سے زیادہ انوکھی ہے جو اب تک ہندوستان کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ پاکستان کی تجویز کے تحت آزاد کشمیر کی جو فوجیں کشمیر میں رکھی جائیں گی۔ وہ مسلح اور تربیت یافتہ ہوں گی۔ آزاد کشمیر کی فوجیں اچھی تربیت یافتہ ہیں۔ اور در اصل وہ پاکستانی فوج ہی کا حصہ ہیں۔ پنڈت جی نے کہا کہ پاکستان کی تجویز کو غیر محتاط اور اصل حالات سے بے خبر لوگ ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔ ایک ضمنی سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان سلامتی کونسل سے اپنا مقدمہ واپس نہیں لے گا۔

مراکش کے متعلق جنرل اسمبلی نے جنوبی امریکہ کی قرارداد منظور کر لی

پاکستان کی پیشکردہ ترمیم مسترد کر دی گئی

اقوام متحدہ ۲۰ دسمبر۔ فرانسیسی حلقوں نے اشارۃً ذکر کیا ہے کہ مراکش کے متعلق جنرل اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد کی فرانس کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل اسمبلی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مراکش کے معاملے میں جو اس کا اندرونی معاملہ ہے کوئی دخل دے۔ کل رات جنرل اسمبلی نے مراکش کے متعلق جنوبی امریکہ کے لاطینی ممالک کی پیشکردہ قرارداد منظور کر لی۔ جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ فرانس اور مراکش کے نمائندے مراکش میں جمہوری اداروں کے قیام اور ان کی ترقی کے لئے آپس میں بات چیت شروع کر دینگے جنرل اسمبلی نے پاکستان کی ترمیم نامنظور کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ فرانس اور مراکش کے درمیان حکومت خود اختیاری کے سوال پر فوراً گفتگو شروع کرا دینی چاہیئے۔ جنوبی امریکہ کی قرارداد کے حق میں پینتالیس اور مخالفت میں تیس ووٹ آئے پاکستان اور دس اور ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ اپنی خدمات اپنے مکانات اور اپنے اوقات پیش کرو

مگر اس امر کو بھی خاص طور پر مدِّنظر رکھو۔ کہ تم نے سلسلہ کے بوجھ کو ہلکا کرنا ہے اور کم سے کم خرچ کرنا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ
خطبہ نویس۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج بارہ تاریخ ہے۔ اور ہمارے جلسہ سالانہ میں صرف ۲ ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ

نہائت ہی نازک موقعہ

پر آیا ہے۔ یعنی ایسے موقعہ پر آیا ہے۔ جب سلسلہ احمدیہ کی مالی حالت نہائت کمزور ہے۔ گزشتہ ماہ بھی قرض لے کر کارکنوں کو الاؤنس دیئے گئے تھے۔ اور ابھی وہ رقم ادا نہیں ہوئی۔ اب نومبر کے الاؤنس ادا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ غالباً قرض کا انتظام کر رہی ہے۔ لیکن قرض پر کام کا دارومدار کب تک چل سکتا ہے۔ یا تو ہمیں اپنے کام گھٹانے پڑیں گے۔ یا آمد بڑھانی پڑے گی۔ ان دونوں باتوں کے درمیان اور کوئی راستہ نہیں۔ بدقسمتی سے اس وقت صدر انجمن احمدیہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جنہیں نہ تو آمد بڑھانی آتی ہے۔ اور نہ خرچ گھٹانا آتا ہے۔ اس لئے اس وقت وہ ایک

نیم مردہ کی سی حالت

میں چل رہی ہے۔ اور اس کے اردگرد بیٹھنے والے اس کے آخری سانس گن رہے ہیں۔ مگر بہر حال ان حالات میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں تک ہوسکے۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات کو کم کرنے اور اس کی آمد کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ اس وقت میں صرف جلسہ سالانہ کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنے خیالات کو اسی حد تک محدود رکھوں گا جلسہ سالانہ پر جو مہمان باہر سے آتے ہیں۔ کھانا کھانے والوں کی تعداد ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہم نے کئی رنگ میں حساب لگایا ہے۔ اور ہر رنگ میں پرچی خوراک کے لحاظ سے مہمانوں کی جو تعداد بنتی ہے وہ

اصل تعداد سے بہت زیادہ

ہوتی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کھانا کھلانے والے احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ مثلاً سکول کا ایک لڑکا ایک جگہ چھ ساتوں کو کھانا کھلانے پر مقرر ہوتا ہے۔ جب وہ کھانا لانے کے لئے روانہ ہوتا ہے تو وہ سمجھتا ہے میرے پاس پندرہ مہمان ہیں شاید پانچ مہمان اور آجائیں۔ شائد مجھے دوبارہ کھانا لینے آنا پڑے۔ اس لئے بیس کا کھانا منگانا چاہیے جب وہ بیس کا کھانا مانگنے لگتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ کہ شائد پانچ سے زیادہ مہمان آجائیں۔ یا وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میرے مہمان زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ شائد وہ زیادہ کھانا کھالیں۔ اس لئے وہ زیادہ افراد مثلاً پندرہ کس کی بجائے پچیس کس کا کھانا طلب کرتا ہے۔ حالانکہ جو کھانا وہ لڑکا پرچی خوراک پر لے جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں سے بارہ افراد کا کھانا خرچ ہوا ہو۔ یا اٹھارہ افراد کا کھانا خرچ ہوا ہو اور باقی کھانا ضائع ہوگیا ہو۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ بیس تیس یا پینتیس فیصدی تک کھانا ضائع ہوتا ہے۔ بڑے آدمی بھی اپنی غلطی کا اقرار بڑی مشکل سے کرتے ہیں۔ پھر ایک بچے کے لئے تو

غلطی کا اقرار کرنا

بڑی مشکل بات ہے۔ ایک بچے کے لئے یہ ایک مشکل امر ہے۔ کہ وہ روٹی کی ٹوکریاں لنگر میں اٹھا لائے۔ اور کہے میں غلطی سے ۲۵ افراد کا کھانا لے گیا تھا۔ اس میں سے صرف ۱۲ افراد کا کھانا خرچ ہوا ہے۔ جو کھانا باقی بچ گیا ہے۔ وہ میں واپس لے آیا ہوں۔ آئندہ میں ایسی غلطی نہیں کرونگا۔ عملی طور پر یہی ہوتا ہے کہ وہ پندرہ افراد کے کھانے کی بجائے ۲۵ افراد کا کھانا لے جاتا ہے۔ اور جو کھانا بچ جاتا ہے وہ چوہڑوں اور چماروں کو دے دیتا ہے۔ اسی طرح جن لوگوں کے گھروں میں مہمان ٹھہرتے ہیں۔ وہ بھی پوری دیانت سے کام نہیں لیتے۔ کئی گھر ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ مہمانوں کی وجہ سے اپنا کھانا بھی لنگر سے منگوا لیتے ہیں۔ وہ مہمانوں کی فہرست میں اپنے گھر کے افراد بھی شامل کر لیتے ہیں۔ حالانکہ

مقامی لوگوں کا کام

ہے کہ وہ اپنا کھانا گھر پکا دیں۔ اگر مقامی لوگ اپنا کھانا گھر پکائیں۔ تو میرے نزدیک پرچی خوراک کی تعداد ۲۵ فیصدی کم ہوسکتی ہے۔ مثلاً اگر پرچی خوراک کی تعداد بیس ہزار ہے۔ تو ان میں سے مہمان درحقیقت پندرہ ہزار ہوتے ہیں۔ اگر پرچی خوراک کی تعداد چالیس ہزار ہے۔ تو مہمانوں کی تعداد تیس ہزار ہوتی ہے۔ اور اگر پرچی خوراک کی تعداد ۵۰ ہزار ہے۔ تو مہمانوں کی تعداد ۳۷½ ہزار ہوتی ہے۔ اگر اس خرچ کو کم کر دیا جائے تو یقیناً

سلسلہ کا بار

ہلکا ہو جائے گا۔ سکولوں کے جو بچے کھانا کھلانے پر مقرر ہوتے ہیں۔ آج سے ہی اساتذہ انہیں نصیحت کرنا شروع کردیں۔ کہ دیکھو تمہارے اوپر قوم کی عمارت بنے گی۔ اور اگر تم ہی عمارت کو گرانے لگ گئے۔ تو عمارت بنے گی کیسے۔ تمہارا کام ہے۔ کہ تم خود بوجھ کو برداشت کرو۔ پیچ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور ایسے رنگ میں کام کرو۔ کہ تم سلسلہ پر بار بڑھانے کا موجب نہ بنو۔ بلکہ اس کے لئے مفید خادم بنو۔ پس آج سے ہی اساتذہ بچوں کو سمجھانا شروع کر دیں۔ تو زیادہ اچھا ہے۔ کہ وہ بھی جلسہ سالانہ پر احتیاط سے کام کریں۔ اس طرح انہیں یہ بات ذہن نشین ہو جائے گی۔ کہ انہوں نے کھانا بچانا ہے۔ ضائع نہیں کرنا۔ اسی طرح اگر مقامی لوگ آج سے اپنے اپنے گھروں میں یہ کہنا شروع کردیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صرف مہمانوں کا کھانا آئے ہمارا نہ آئے۔ تو گھر والوں کو یہ بات ذہن نشین ہو جائے گی۔ کہ انہوں نے کھانا بچانا ہے۔ اگر اس دفعہ

اخراجات میں کمی

نہ کی گئی۔ اور سلسلہ کے بوجھ کو کم نہ کیا گیا۔ تو جو صدر انجمن احمدیہ جلسہ کے اخراجات کے بغیر اپنے کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دے سکی۔ تم خیال کرلو کہ اگر جلسہ سالانہ پر خدانخواستہ زیادہ خرچ ہوا۔ تو اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے وہ کارکنوں کو آئندہ کہاں سے تنخواہیں دے گی تم آج سے ہی اس بات کو ذہن نشین کرلو۔ کہ تم نے سلسلہ کے بوجھ کو ہلکا کرنا ہے۔ تم وہ قدم نہ اٹھاؤ جسکے آگے تم جانتے ہو کہ گڑھا ہے اور تم اس میں گر جاؤ گے۔ تم وہ چیز مت کھاؤ جس کے متعلق تم جانتے ہو کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ اور تم اسے کھانے سے مر جاؤ گے۔ اگر تمہارے نزدیک جماعت ایک قیمتی چیز ہے۔ اور

خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نعمت

ہے تو تم سمجھ لو۔ کہ ہر وہ ہاتھ جو اس کا گلا گھونٹتا ہے وہ جہنم میں جاتا ہے۔ اور ہر وہ غلطی جس کے ذریعہ سے اسے ٹھوکر لگتی ہے وہ انسان کو دوزخ میں پھینکتی ہے۔ پس ایک طرف میں تمہیں یہ نصیحت کرونگا۔ کہ تم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ اپنی خدمات اپنے مکانات اور اپنے اوقات کو پیش کرو اور دوسری طرف میں یہ نصیحت کرونگا۔ کہ تم اس بات کو مدنظر رکھو۔ کہ جلسہ سالانہ پر تم نے کم سے کم خرچ کرنا ہے۔ اگر دس مہمان ہیں۔ تو بجائے زیادہ مہمانوں کا کھانا لے جانے کے تم ۹ کس کا کھانا لے جاؤ کیونکہ ممکن ہے کہ ایک مہمان نہ آئے۔ یا وہ کسی اور جگہ کھانا کھائے۔ تم ہمیشہ کم اندازے لگاؤ۔ خواہ تمہیں کئی بار کھانا لانا پڑے۔ تم اندازے کم لگاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم سلسلہ کے مال کو ضائع کرنے والے نہیں بنو گے۔

اگر تم کارکن نہیں ہو تو بہر حال تم ربوہ میں اپنے

تمہاری تجارتیں اور تمہارے کاروبار تبھی چل سکتے ہیں۔ جب صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو وقت پر الاؤنس مل جائیں۔ اس لئے تم یہ خیال مت کرو۔ کہ تم صدر انجمن احمدیہ کے کارکن نہیں ہو۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کے کارکن یہاں نہ ہوں۔ تو تم بھی اپنی چھابڑیاں اٹھا کر کہیں اور لے جاؤ۔ تم اگر لوہار ہو۔ معمار ہو۔ یا بڑھئی ہو۔ تب بھی یاد رکھو۔ کہ تمہارے کاروبار صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ اگر مکانوں والے ہی یہاں نہ ہوں گے۔ تو تمہیں کون مزدوری دے گا۔ یہاں ہر معمار اور ہر مزدور اگر زندہ ہے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کی وجہ سے۔ یہاں ہر دکاندار اور ہر پیشہ ور اگر زندہ ہے تو صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کی وجہ سے۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کے کارکن یہاں سے چلے جائیں۔ تو تمہیں یہاں ایک پیسہ بھی نہیں مل سکتا۔ پس ربوہ کا ہر رہنے والا یہ نہ سمجھے۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے خطرہ سے باہر ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ وہ بھی نقصان میں ہے۔

یہ تو

خدا تعالیٰ کا فضل

ہے۔ کہ وہ جماعت پر سے ہر برا وقت ٹلا دیتا ہے۔ ورنہ اگر ایک دفعہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ تو تم عملاً دیکھ لو۔ کہ تم سر پر چھابڑیاں اٹھا کر کہیں اور جگہ چلے جا رہے ہو۔ تم دو یا تین دن احتیاط کر کے سلسلہ کی امداد کر سکتے ہو۔ اور ان دنوں میں بے احتیاطی کر کے تم سلسلہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہو۔ لیکن اس طرح تم خود بھی ہلاکت میں گرو گے۔ پس میں ہر گھر والے کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے اپنے بیوی بچوں کو اس بات کی تلقین کرنا شروع کر دے۔ کہ تم نے اس سال سلسلہ کا خرچ بچانا ہے۔ اور اساتذہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ سکول کے بچوں سے روزانہ یہ عہد لیں۔ کہ جہاں دو روٹی کا خرچ ہے۔ وہاں ڈیڑھ روٹی خرچ کرو۔ دو کی بجائے اڑھائی روٹی خرچ نہ کرو۔ سکولوں کے اساتذہ کل سے ہی بچوں کو سکول آتے اور سکول سے جاتے اس امر کی تلقین کرنا شروع کر دیں۔ بلکہ بہتر ہے کہ وہ سکول میں آتے ہی لڑکوں کو کھڑا کر لیں۔ اور ان سے اقرار کروائیں۔ کہ وہ اس سال کم سے کم خرچ کریں گے۔ اسی طرح سکول سے جاتے وقت بچوں کو کھڑا کر لیں۔ اور انہیں تلقین کریں۔ کہ تم نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی خدمات سلسلہ کو پیش کرنی ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ تم نے اپنے

نفس پر تنگی

برداشت کرنی ہے سلسلہ کا خرچ بڑھنے نہیں دینا۔ میں خود تو جلسہ سالانہ پر فارغ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ذرا سی احتیاط سے ۲۵ فیصدی اخراجات کم کئے جا سکتے ہیں۔ میں نے اپنے سفروں میں عام طور پر دیکھا ہے۔ ہم سندھ جاتے ہیں۔ تو ارد گرد کی جماعتوں سے احمدی احباب آتے ہیں۔ اور لنگر کا بڑا بھاری انتظام ہوتا ہے بعض دنوں میں بالعموم جمعہ کو دو دو تین تین سو لوگ آ جاتے ہیں۔ اور عام طور پر ۵۰، ۶۰ مہمان ہوتے ہیں بعض منیجر بے احتیاط ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ اتنا زیادہ خرچ کر دیتے۔ کہ حد نہیں۔ آخر میں نے حکم دیا۔ کہ یا تو تم ہمارے نام سے خرچ کرتے ہو۔ اور یا مہمانوں کے نام سے خرچ کرتے ہو۔ اس لئے پرچی میرے گھر سے جائیگی۔ اور جس چیز کی پرچی میرے گھر سے جائیگی۔ صرف وہ خرچ مجھ پر یا سلسلہ پر پڑیگا۔ چنانچہ جب میرے گھر سے پرچی جانے لگی۔ تو اخراجات بہت کم ہو گئے۔ مثلاً اگر سٹیٹ کے کارکن چھ چھٹانک گھی فی سیر استعمال کرتے تھے۔ تو میرے گھر والوں نے دو اڑھائی چھٹانک گھی لکھ دیا۔ اگر وہ دو چھٹانک گوشت فی کس پکاتے تھے۔ تو میرے گھر والوں نے پون چھٹانک گوشت کر دیا۔ اس طرح نصف کے قریب خرچ بچ گیا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ مہمان آتے ہیں۔ اور ان کی مہمان نوازی کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن اس میں احتیاط سے کام لیا جائے۔ تو اخراجات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ایک دفعہ ہم اسٹیٹ میں تین چار دن ٹھہرے۔ اسٹیٹ والوں نے ہمارے اور مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا۔ اور اس پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا۔ لیکن جب میں نے انتظام گھر والوں کے سپرد کیا۔ تو گیارہ سو کی بجائے تین چار سو روپیہ خرچ آیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جب مہمان آئیں گے۔ تو ان کی مہمان نوازی ضروری ہو گی۔ لیکن اگر عقل سے کام لیا جائے۔ تو اخراجات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ اندھا دھند روپیہ اڑا کر سلسلہ کو نقصان پہنچایا جائے۔ پس تم خدمت کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ مذاق جو تم کرتے ہو۔ اس سے ہمیشہ

سلسلہ کا روپیہ

ضائع ہوتا ہے۔ یہ مذاق نہایت مہنگا پڑتا ہے۔ اس سے تمہارے دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا کسی دوسری طرح بدلہ لیتا ہے۔ مثلاً تمہارا بیٹا آوارہ ہو جاتا ہے۔ تمہاری بیوی بیمار ہو جاتی ہے۔ یا تمہیں کوئی اور نقصان پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں چھوڑتا نہیں۔ وہ اس مذاق کا ضرور بدلہ لیتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی لاٹھی نظر نہیں آتی۔

پس تم سمجھ لو۔ کہ اگر تم سلسلہ کی خدمت کرتے ہو۔ تو یہ نہایت اچھا کام ہے۔ لیکن اس کے ساتھ استغفار کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ توبہ کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ لاحول کی ضرورت ہے۔ تب کہیں جا کر انسان اس میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ وہ برکتیں بھی حاصل کرتا ہے۔ اس دنیوی زندگی کے لئے انسان کتنے پاپڑ بیلتا ہے۔ اس کے لئے کتنی کوشش کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اس

دائمی اور ابدی زندگی

کے لئے جس میں خدا تعالیٰ کے سامنے انسان کی عزت ہوتی ہے۔ کتنی محنت اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل امر ہے۔ انسان اس کا وہم بھی نہیں کر سکتا۔

پس جہاں تم جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو۔ وہاں یہ بھی ضروری امر ہے۔ کہ ہر شخص اپنے گرد و پیش رہنے والوں کو (مہارنی) کی طرح رٹائے۔ کہ ہم نے خرچ کم کرنا ہے۔ زیادہ نہیں کرنا۔ تا کہ جلسہ سالانہ سلسلہ کے لئے بچت کا موجب ہو۔ سلسلہ کا بوجھ بڑھانے کا موجب نہ ہو۔ تا تمہاری مالی تنگی دسمبر کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے۔ اور اگلے سال تمہارے لئے تنگی کی بجائے سہولت پیدا ہو جائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا۔

میں نماز جمعہ کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا

۱۔ خان صاحب مولوی نور محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی بعارضہ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ سابق پراونشل امیر اڑیسہ تھے۔

۲۔ احمدی بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری محمد دین صاحب ضلع شیخوپورہ میں فوت ہو گئی ہیں۔ جس جگہ فوت ہوئی ہیں۔ وہاں جماعت موجود نہیں۔

۳۔ ولی محمد صاحب ولد جھنڈا صاحب چک ۲۷۵ ضلع لائل پور میں فوت ہو گئے ہیں۔ بہت کم لوگ جنازہ میں شامل ہوئے۔

۴۔ سرور جان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ٹیکسلا فوت ہو گئی ہیں۔ صرف چار پانچ آدمی جنازہ میں شامل ہوئے۔

۵۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب لنڈن میں فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ساؤتھ افریقہ کے تھے۔ لیکن لنڈن میں ہی اپنی ساری عمر گذاری۔ آپ ہمارے مبلغ کو جو بیمار تھے۔ کسی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تھے۔ کہ وہیں اسٹیشن پر ہارٹ فیل ہوا۔ اور فوت ہو گئے۔

(۶) چودھری فقیر احمد صاحب مانگٹ اونچے فوت ہو گئے ہیں۔ مانگٹ اونچے میں تو بڑی جماعت ہے۔ آپ حافظ آباد ہسپتال میں فوت ہوئے۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔

۷۔ اہلیہ قریشی افضال احمد صاحب بھاگلپوری پچھلے سال داد فتیانہ ضلع منٹگمری میں فوت ہو گئی تھیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے تھے۔

میں نماز جمعہ کے بعد ان سب کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

تفسیر کبیر کی شان مقبولیت

تفسیر کبیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ذکر آیا ہے۔ اور مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی یہ ذکر موجود ہے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے حق ظاہر ہوگا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کی یہ تفسیر اس کی سچائی پر گواہ ہے۔ اور گذشتہ ماہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ایک رؤیا کے ذریعہ اس تفسیر کی قبولیت آپ پر ظاہر فرمائی رؤیا میں نواب محمد دین صاحب مرحوم حضور سے ملتے ہیں اور دوران ملاقات میں کہتے ہیں کہ:۔

"اسلام پر جو اعتراضات ہوتے ہیں۔ یا جو نئے نئے عقدے مسلمانوں کیلئے پیش آتے ہیں ان کے جواب کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے۔ میرے ساتھ کئی دفعہ لوگوں نے گفتگو کی کہ اس کے لئے کون سے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ تو میں نے تو ہمیشہ ان کو یہ جواب دیا ہے کہ ان ساری باتوں کا جواب تفسیر کبیر میں آ جاتا ہے۔ اور جس کا اس وقت تک جواب نہیں آیا اس کا اگلے حصوں میں آ جائیگا۔ پس مجھے اس کتاب سے سارے جواب مل جاتے ہیں۔" (الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس رؤیا کی تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں تفسیر کبیر مقبول ہے"

اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں تفسیر کبیر کی کیا شان ہے۔ اس میں جو حقائق و معارف ہیں اس سے تمام عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ پس اپنے ایمان کو تازہ کرنے اور ان حقائق سے بہرہ مند ہونے کے لئے آپ کو یہ تفسیر کبیر خریدنی چاہیئے۔ اس وقت تفسیر کبیر کی مندرجہ ذیل جلدیں موجود ہیں:۔

(۱) تفسیر کبیر جلد اول حصہ اول مجلد ۶/۸/- (۲) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ مجلد ۶/۸/-

(۳) تفسیر سورۃ کہف مجلد ۲/۸/- (۴) تفسیر سورہ کہف غیر مجلد ۱/۸/-

جلسہ سالانہ پر جلسہ گاہ کے قریب بکڈپو تالیف و تصنیف سے طلب فرمائیں

انچارج تالیف و تصنیف

ہر احمدی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ وعدے جلسہ سالانہ سے پہلے آ جائیں تا آئندہ سال کا بجٹ تیار کرنے میں سہولت رہے (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۱۲ر دسمبر ۵۲ء

یہ غیرت ہے یا بے غیرتی

یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے اپنے اغراض کے پیش نظر تقریباً تمام انبیاء علیہم السلام پر رکیک الزامات لگائے ہوئے ہیں۔ کہ جن سے ان کی عصمت زخمی ہو جاتی ہے۔ عیسائیوں نے خاص طور پر ان تمام انبیاء علیہم السلام کے کردار میں مین میخ نکالی ہے۔ جن کا تذکرہ بائیبل میں آتا ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے بائیبل میں بھی تحریف و تبدل کر دیا ہوا ہے۔ عیسائیوں کی غرض اس سے یہ تھی۔ کہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ سوا مسیح علیہ السلام کے اور کوئی معصوم نہیں حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی گناہ سے بری نہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نعوذ باللہ جھوٹ بولنے کا الزام حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی لڑکیوں کا افسانہ اس ضمن میں سے ہیں۔ جو شخص بھی بائیبل کا مطالعہ کرے گا اس پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ بعض اسلامی تفسیر نویسوں نے یہودیوں اور عیسائیوں سے انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسے خود ساختہ افسانے سنکر اپنی تفسیروں میں بلا تحقیقات داخل کر دیئے۔ جو ابھی تک تفسیروں کا جزو چلے آتے ہیں۔ اور علمائے اسلام بلا تحقیقات ان کو صحیح سمجھتے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے یہیں تک بس نہیں کی۔ انہوں نے سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی ایسے ہی افسانے گھڑے۔ اور اس طریقے سے مسلمانوں میں پھیلا دیئے۔ کہ بعض علماء نے ان جھوٹے افسانوں کو اپنی تفسیروں میں درج کر دیا۔ ان دشمنانِ اسلام نے اسلام کا لباس پہن کر حدیثوں تک گھڑ لیں۔ اور نہ معلوم طریقے سے ان کو اسلامی تاریخ میں داخل کر دیا۔ ہمارے بعض علماء نے انہیں بلا سوچے سمجھے اپنا لیا۔ اور آج تک یہ افسانے مسلمانوں کی کتابوں میں موجود چلے آتے ہیں۔ انہیں قصوں میں سے وہ قصہ بھی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے متعلق ہے۔

عیسائیوں اور آریوں نے ان افسانوی واقعات کو مسلمانوں کے لٹریچر کے حوالے دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے کئے ہیں۔ اور ایسے ایسے گندے الزامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر لگائے ہیں۔ کہ جن کو انسان سن نہیں سکتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا جرنیل بن کر ان سب کا نہایت کامیاب دفاع کیا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مسیح موعود علیہ السلام پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے ان جھوٹے افسانوں کے خلاف احتجاج کیا۔ اور بتایا کہ یہ تمام افسانے الحاقی ہیں۔ اور نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے قصے الحاقی ہیں۔ بلکہ تفسیروں اور بائیبل میں دوسرے انبیاء علیہم السلام پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ بھی الحاقی ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں۔

مگر افسوس ہے کہ یہ جھوٹے افسانے ابھی تک اسلامی لٹریچر میں جوں کے توں چلے آتے ہیں۔ اور کسی عالم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح کی روشنی میں تحقیقات کر کے ایسے افسانوں کو اسلامی لٹریچر سے خارج کرتا۔ بلکہ حیرت ناک یہ امر ہے۔ کہ یہ کتابیں جن میں ایسے گندے افسانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کے متعلق موجود ہیں۔ ابھی تک عظیم ترین اسلامی تعلیم گاہوں میں درسی طور پر پڑھائی جاتی ہیں۔ جن میں ندوہ۔ دیوبند۔ الازہر وغیرہ بڑے بڑے ادارات بھی شامل ہیں۔ تاج الدین انصاری احراری اور اختر علی خاں مدیر مسئول زمیندار کے رہنمایانِ اسلام حضرات مولانا حسین احمدؐ وغیرہ تک تمام علماء یہ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اور خود اختر علی خاں کے والد ماجد ایسے افسانے بیان کرنے میں کوئی غیرت محسوس نہیں کرتے اور نہ تو احراریوں نہ مودودیوں اور نہ اختر علی خاں کی رگِ غیرت پھڑکتی ہے۔ مگر جب جماعت احمدیہ کا امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایسے افسانوں کے متعلق احتجاج کرتے ہیں۔ تو آپ کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا ڈھونگ کھڑا کر کے اشتعال انگیزی کی جاتی ہے۔

کیا یہی غیرت ہے یا اس کا نام بے غیرتی ہے۔ کہ جن کتابوں میں وہ قصہ درج ہے وہ تو بخوشی پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ اور جب امام جماعت احمدیہ صحیح غیرت سے کام لیکر ان کی طرف اعتراض کی انگلی اٹھاتا ہے۔ تو اس کو توہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیا جاتا ہے۔ آخر کیا مسلمان اس پاکھنڈ کو نہیں سمجھ سکتے۔؟

عصمت انبیاء علیہم السلام خاصکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزہ اور پاک زندگی کے متعلق اس زمانے میں جو جہاد جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام پیشواؤں نے کیا ہے۔ اسکی نظیر تمام تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت کو ڈنکے کی چوٹ ثابت کر سکتی ہے۔ بلکہ تمام انبیاءؑ کی عصمت کو ثابت کر سکتا ہے۔

تصحیح

کل کے ایڈیٹوریل نوٹ "اشتعال انگیزی" کے آخر میں جو مودودی صاحب کی کتاب تفہیمات کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ اس میں سے سہوا کچھ شروع کی عبارت رہ گئی ہے۔ حوالہ کی پہلی سطور اس طرح پڑھیں:-

"قرآن مجید کے بیان سے واقعہ کی حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے اوریاہ (یا جو کچھ بھی اس کا نام رہا ہو) سے محض یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے۔ ان کی شخصی عظمت کو پیش نظر رکھ کر وہ ایک طرح سے اپنے آپ کو طلاق دینے پر مجبور پا رہا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ طلاق دیتا۔ قوم کے دو نیک آدمی حضرت داؤد کے پاس اچانک پہنچ گئے۔" الخ

جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ پر مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے اور مہمانوں کی خدمت کے لئے بہت سے خدام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ربوہ کے مقامی خدام تو سب کے سب مصروف ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ایسے کام ہیں۔ جن میں بیرونی خدام مرکز کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ پر ان کا آنا دوہرے ثواب کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جملہ ایسے خدام سے جو جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہے ہوں۔ درخواست ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر خدمت کے لئے اپنا نام پیش کریں۔ اور اپنے ربوہ میں پہنچنے کی تاریخ سے بھی اطلاع دیں۔ اور ربوہ پہنچتے ہی دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی ڈیوٹی سے انہیں اطلاع دی جا سکے۔ بیرونی خدام مطمئن رہیں۔ کہ جلسہ کے دوران میں ان کی ڈیوٹی ایسی ہی لگائی جائے گی۔ جس سے وہ جلسہ کی جملہ تقاریر بخوبی سن سکیں گے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کا پروگرام

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وقت مقررہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

۲۔ جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ وہ اس تعداد کے مدنظر ہے۔ جو گذشتہ سال ملاقات کرنے والوں کی تھی۔ افراد کی کمی یا بیشی کے ساتھ وقت میں کمی یا بیشی ہوتی رہے گی۔

۳۔ جو جماعت وقت مقررہ پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ اس کو ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہو گا۔ کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ کی پابندی (یہ وقت ترتیب دیتے وقت بھی بتا دیا جائے) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

۵۔ ملاقات صبح آٹھ بجے اور شام کو سات بجے شروع ہوا کرے گی۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

پروگرام حسب ذیل ہے:-

۲۶ر دسمبر صبح

۱۔ جماعت ہائے ریاست بہاولپور — ۲۳ منٹ
۲۔ " " ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع — ۱۰ "

۲۶ر دسمبر شام

۳۔ جماعت ہائے لائل پور شہر و ضلع — ۱ گھنٹہ ۱۵ منٹ
۴۔ " " میانوالی " " — ۲ منٹ
۵۔ " " مظفرگڑھ " " — ۶ "
۶۔ " " گوجرانوالہ — ۴۵ منٹ
۷۔ " " منٹگمری — ۲۵ "

۲۷ر دسمبر صبح

۸۔ جماعت ہائے راولپنڈی شہر و ضلع — ۴۰ منٹ
۹۔ " " جھنگ شہر و ضلع — ۲۳ "

۲۷ر دسمبر شام

۱۰۔ صوبہ سرحد — ۵۰ منٹ
۱۱۔ بیعت — ۱۰ "
۱۲۔ جماعت ہائے ملتان شہر و ضلع — ۳۵ "
۱۳۔ " " گجرات " " — ۵۰ "

۲۸ر دسمبر صبح

۱۴۔ جماعت ہائے کوئٹہ بلوچستان — ۱۵ منٹ
۱۵۔ بیعت — ۱۰ منٹ
۱۶۔ جماعت ہائے جہلم شہر و ضلع — ۳۰ "
۱۷۔ " " اٹک و کیمبل پور " — ۱۰ "

۲۸ر دسمبر شام

۱۸۔ کراچی — ۴۰ منٹ
۱۹۔ بیعت — ۱۰ "
۲۰۔ صوبہ سندھ — ۳۵ "
۲۱۔ آزاد کشمیر — ۲۰ "
۲۲۔ جماعت ہائے لاہور شہر و ضلع — ۱ گھنٹہ

۲۹ر دسمبر صبح

۲۳۔ جماعت ہائے سیالکوٹ شہر و ضلع — ۱ گھنٹہ ۱۵ منٹ
۲۴۔ بیعت — ۱۰ منٹ
۲۵۔ جماعت ہائے سرگودھا ضلع و شہر — ۱ گھنٹہ
۲۶۔ " " شیخوپورہ " " — ۴۰ منٹ
۲۷۔ ایسٹ پاکستان — ۵ منٹ
۲۸۔ ہندوستان — ۵ "
۲۹۔ بیرونی ممالک — ۵ "

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

شذرات

بہائیوں کا استدلال

قرآن مجید میں لکھا ہے کہ:-

یدبرالامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (السجدہ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ الامر (قرآن مجید) کو آسمان سے زمین تک پہونچانے کی تدبیر کر رہا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ امر اس کی طرف عروج کرنے لگے گا۔ اور اس پر ایک دن لگے گا۔ اور یہ دن تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوگا۔

بہائی تحریک کا ناقوس خصوصی "البشارت" ایک عرصہ سے یہ استدلال کر رہا ہے کہ خدا نے شریعت اسلامیہ کی منسوخی کے لئے ایک ہزار سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

بہائی استدلال حد درجہ مغالطہ آمیزی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے۔ تو اس آیت کے مندرجہ ذیل مفہوم نکلتے ہیں۔

اول۔ ایک عرصہ تک اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا پر قائم کرے گا۔ اس کی مدت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین قرن یا تین صدیاں بتائی ہے۔

دوم۔ اس استحکام کے زمانہ کے بعد یعنی تین سو سال کے بعد وہ استحکام اٹھنا شروع ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی مدد واپس لے لے گا۔

سوم ایک ہزار سال تک یہ مدد بالکل واپس لے لی جائیگی اور مسلمان یتیم ہو جائیں گے۔

اس آیت میں قرآن کے اٹھائے جانے کا کہاں ذکر ہے۔ اگر اس جگہ قرآن کریم مراد لیا جائے۔ تو آیت کا یہ مفہوم بنے گا

کچھ عرصہ تک قرآن اترتا رہے گا جونہی وہ اتر چکے گا فوراً وہ آسمان پر چڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اور اس پر ایک ہزار سال لگیں گے۔

یہ کتنی بالبداہت غلط بات ہے قرآن اترتے ہی کب چڑھنے لگا تھا اور اگر مراد تین سو سال کے بعد اس کا چڑھنا ہے۔ تو کیا وہ تین سو سال تک اترتا رہا تھا؟

جو چیز اترتی رہی اور پھر چڑھنا شروع ہوئی وہ تو استحکام اسلام ہی تھا۔ اور ہر قوم سے ایسا ہوتا ہے۔ ایک وقت تک عروج اور پھر زوال۔ مگر قرآن کے اترنے اور پھر چڑھنے کے درمیان تو بڑا فاصلہ ہے

اور فرض کرو قرآن کا چڑھنا ہی مراد ہو تو قرآن تو اسی طرح موجود ہے کب چڑھا۔ اگر احکام کا چڑھنا ہی مراد ہے۔ تو اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے دل سے نکل گیا منسوخ ہو گیا۔ مسلمانوں کے دل سے نکل گیا اگر مفہوم ہو تو کسی نئی شریعت کی کیا ضرورت ہے

اگر منسوخ مراد ہے تو اس کے کیا معنے کہ ہزار سال چڑھتا رہا تو پہلے حکم کے منسوخ ہونے کے وقت سے ہی وہ بیکار ہو گیا۔ پھر ہزار سال تک چڑھتے رہنے سے کیا فائدہ تھا۔ اسی وقت کے قریب قریب ہی آنا چاہیئے تھا۔

پھر غضب یہ ہے کہ قرآن تو کچھ عرصہ بعد مگر بابی شریعت تو اترتے ہی منسوخ ہو گئی۔ اور بہائی شریعت اب تک بھی دنیا کے کسی پردہ پر جاری نہیں ہوئی۔ **کیا کوئی بہائی ہے جو بتا سکے کہ بہائیت کہاں جاری ہے؟**

شخصی خلافت

مولانا مودودی آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"خلافت کا یہ محدود اقتدار قرآن کی مذکورہ بالا تصریح کی رو سے کسی ایک شخص یا طبقے کو نہیں۔ بلکہ ریاست کے تمام مسلمانوں کو من حیث الجماعت سونپا گیا ہے۔ جس کا لازمی تقاضہ یہ ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کی مرضی سے بنے۔ ان کے مشورہ سے کام کرے۔ اور اس وقت تک حکمران رہے۔ جب تک مسلمان اس پر راضی رہیں۔"

(ترجمان القرآن نومبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۳۱۰)

یہ صحیح ہے کہ قرآن مجید نے امت مسلمہ کو بھی خلفاء کے نام سے یاد کیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی عمومی خلافت اور آیت استخلاف کی خلافت میں ایک بنیادی فرق ہے۔ اور وہ فرق اسی آیت سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض (نور)

یعنی فرماتا ہے کہ خدا نے مسلمانوں میں سے مومن اور اعمال صالحہ بجالانے والے افراد سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ انہیں خلافت عطا فرمائیگا منکم کے لفظ نے واضح کر دیا کہ اگرچہ ہر مسلمان "خلیفہ" ہے۔ مگر ان مسلمانوں میں سے بعض افراد سے خدا نے خاص طور پر خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ خلافت اگر شخصی اور انفرادی نہیں۔ تو ان سے خاص طور پر وعدہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

اس خلافت کی عظمت کے متعلق قرآن یہ بتاتا ہے۔ کہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون (نور) جو اس خلافت کا انکار کرے گا فاسق ہوگا۔ مودودی صاحب جواب دیں۔ کہ اگر آیت استخلاف میں انفرادی اور شخصی خلافت کا ذکر نہیں **تو مسلمانوں میں سے چند افراد سے خدا نے اس کا کیوں خاص وعدہ کیا ہے۔**

اسی طرح بتائیں کہ اگر خلیفۃ المسلمین کی یہی حیثیت ہے کہ جب تک مسلمان (جنہیں ایک معنوں میں خلیفہ کہا گیا ہے) اس پر راضی نہ ہیں۔ وہ خلیفہ رہ سکتا ہے۔ ورنہ اسے معزول کر دینا چاہیئے۔ **تو قرآن مجید خلیفۃ المسلمین کے انکار کرنے یا معزول کرنے والے کو فاسق کیوں کہتا ہے؟ اور ہزاروں "خلفاء" کو کیوں یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ایک خلیفہ کا انکار کر دیں؟**

تثلیث کا گورکھ دھندا

پادری ڈی ای کلارک نے "غلط فہمیاں" کے نام سے ایک مختصر سا پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں شکایت کی ہے کہ مسلمان لوگ ہمارے اس عقیدہ پر مذاق اڑاتے ہیں کہ تین اقنوم ایک کیسے بن گئے؟ اور مشورہ دیا ہے کہ وہ سچے دل سے سچائی کی تلاش کریں۔

مسیحی دنیا میں تثلیث کا حقیقی تصور تھانیس کا عقیدہ قرار دیا جاتا ہے اور تھانیس کا عقیدہ یہ ہے کہ

"ہم واحد اللہ کی پرستش تثلیث میں اور ثالوث کی پرستش توحید میں کریں۔ باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت یکساں ازلی جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا ویسا ہی روح القدس ہے۔ باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق

باپ غیر محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی۔ بیٹا ازلی روح القدس ازلی۔ تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ہی ازلی ہے اسی طرح نہ تین غیر محدود ہیں نہ تین غیر مخلوق

اسی طرح باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح القدس قادر مطلق ہے۔ تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک ہی قادر مطلق ہے۔

ویسا ہی باپ خدا بیٹا خدا۔ روح القدس خدا ہے۔ تاہم تین خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا ہے۔ اسی طرح باپ خداوند بیٹا خداوند روح القدس خداوند ہے۔ پھر بھی تین خداوند نہیں بلکہ ایک ہی خداوند ہے پس تین باپ نہیں بلکہ ایک ہی باپ ہے۔ تین بیٹے نہیں بلکہ ایک ہی بیٹا ہے تین روح القدس نہیں۔ بلکہ ایک ہی روح القدس ہے۔ اور اس ثالوث میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں۔ نہ کوئی ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا ہے۔ بلکہ تینوں اقانیم باہم یکساں ازلی اور باہم برابر ہیں۔" (دعائے عام صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

پادری صاحب خود ہی انصاف کیجئے۔ کہ تثلیث کے اس گورکھ دھندہ کو دیکھ کر عقل سلیم مذاق نہ اڑائے تو اور کیا کرے؟ جب باپ بیٹا اور روح القدس تینوں ازلی اور تینوں برابر ہیں۔ اور ان میں کوئی غیر مخلوق بھی نہیں۔ اور نہ آگے پیچھے چھوٹا یا بڑا ہے۔ تو یہ تینوں ایک کیسے قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر کیا لطیف بات فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:-

"یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ تینوں ملکر ایک خدا ہیں۔ بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں **کو کوٹ کر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا۔ ہرگز ایک نہیں ہو سکیں گے پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدہ عیسائیاں تحلیل اور تفرق جائز نہیں۔ کیونکر ایک ہو سکتے ہیں۔**"؟

(انجام آتھم صفحہ ۳۶)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ)

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے ان کو قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

اور عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔

اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں۔ تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔" (آسمانی فیصلہ ملخص)

محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت!

محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ناگہانی وفات پر ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے طلباء اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے محبوب ہیڈ ماسٹر صاحب کی وفات سے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم کی وفات تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے خصوصاً اور جماعت کے لئے عموماً ایک بڑا نقصان ہے۔ آپ نے جس شاندار طریق پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خدمات سرانجام دیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کا محبت بھرا سلوک ہمارے دلوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ آپ کی ذات حسن سیرت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔

ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے استاد کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول (حال طلباء ٹی۔ آئی کالج لاہور)

خاتم النبیین نمبر

محدود تعداد میں موجود ہے۔ جو دوست حاصل کرنا چاہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ میں ۸ر فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں۔

تبلیغ کے لئے نادر تحفہ ہے

(مینیجر)

"جو قوم خدا تعالیٰ کے گھر کو آباد رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے گھر کو ویران نہیں کر سکتی" (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

اپنے منافع۔ خوشی کی تقاریب۔ سالانہ ترقی وغیرہ کے موقع پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کی تحریک کو یاد رکھیں (وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں چند اہم گزارشات

جلسہ سالانہ ربوہ پر تشریف لانے والے احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل معروضات کو پیش نظر رکھیں:-

(۱) اپنے جملہ سامان پر اپنا مفصل ایڈریس درج فرمائیں۔

(۲) جملہ احباب اسٹیشن روانگی سے اسٹیشن ربوہ کے لئے ٹکٹ خرید فرمائیں۔ اگر خدانخواستہ باوجود کوشش کے کسی دوست کو اسٹیشن روانگی سے ربوہ کے لئے ٹکٹ نہ ملے۔ تو ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کو حوالہ ٹکٹ سے مطلع فرمائیں۔

(۳) اسٹیشن ربوہ پر جملہ گاڑیاں بفضل خدا کافی دیر تک ٹھہرا کریں گی لہذا گاڑی سے اترتے وقت بدنظمی۔ بے صبری اور بے جا گھبراہٹ کا معیوب مظاہرہ نہ دکھلائیں بلکہ شایان شان تنظیم ضبط اور اخلاق کا نمونہ پیش فرمائیں۔

(۴) اسٹیشن ربوہ کی بہبودی کی خاطر ٹکٹیں [illegible] ریلوے یا کارکنان نظامت استقبال کو بہرحال دے کر تشریف لے جائیں۔

(۵) اپنی اپنی فرودگاہوں سے متعلق جملہ معلومات دفتر استقبال متعینہ ریلوے اسٹیشن ربوہ سے حاصل کریں

(۶)۔ اگر کسی دوست کا سامان خدانخواستہ گم ہو جائے یا اسٹیشن ربوہ پر اتروانے کی بجائے گاڑی میں آگے چلا جائے۔ تو اس سے متعلق فوری اطلاع دفتر ناظم استقبال میں دیں۔

(۷) سامان صرف منظور شدہ رضاکاروں یا ناظم استقبال، قلیوں سے ہی اٹھوائیں۔ بغیر نمبر کے کسی قلی سے سامان قطعاً نہ اٹھوائیں۔

(۸) اپنے بچوں کے بازوؤں پر ان کا تفصیلی ایڈریس درج کریں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ صاحب حیثیت دوستوں سے درخواست ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کیلئے جو ربوہ میں رہ رہے ہیں۔ اگر دوست کپڑے وغیرہ لیتے آئیں۔ تو ثواب کا موقعہ مل جائیگا:۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

شباکن

ملیریا کی بہترین دوائی کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی دوائی قیمت فی شیشی ...

شفائی

شباکن کے ساتھ اس کا استعمال کرنے ملیریا کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ دل اور جگر کی بھی اصلاح ہوتی ہے قیمت ... روپیہ

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

ایک سال کیلئے صرف ایک روپیہ

(۱) اسباق القرآن (۲) لغات القرآن (۳) سید الفاظ القرآن (۴) عربی اردو بول چال (۵) عربی اردو لغات سے کم از کم دس سال تک آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پانچوں کی قیمت بجائے تیرہ روپے کے دس روپیہ ہے۔ نماز کے اسباق اور جنتری سنہ ۱۹۵۳ء مفت۔ کیا اس سے زیادہ آسان اور سستا طریقہ تعلیمِ دین کا آپ بتلا سکتے ہیں؟

حکیم محمد عبد اللطیف شاہد تاجر کتب ربوہ شریف

ذیابیطس کا تسلی بخش علاج

حیاتِ نو

کی حیرت انگیز کامیابی دوسروں کی زبانی

نہایت ہی قلیل عرصہ میں "حیاتِ نو" ذیابیطس کے بیماروں میں جو مقبولیت حاصل کر رہی ہے اس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

ملک محمد حسین صاحب آف ہجکہ ڈاکخانہ جو ضلع سرگودھا تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آپ کی دوائی حیاتِ نو نے مسیحائی کا کام دیا ہے پہلے انسولین کا ٹیکہ لگواتے تھے جب یہ دوائی بس شروع کی اسی دن سے یہ چھوڑ دیا تھا پہلے دو تین دن تو ... ہوئی مگر اس کے بعد ٹیکہ کی ضرورت نہیں رہی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ کمزوری اور علامات جو ٹیکہ ... پیدا ہوتے تھے رفع ہو گئے۔ اب میری صحت پہلے سے بہت ہی بہتر ہے۔ پہلے ایک میل چلنے سے چار دن تھکاوٹ رہتی تھی۔ مگر اب معمولی تکلیف محسوس ہوتی ہے شوگر بھی ٹسٹ کرائی ہے معمولی ہی ہے۔ میں آپ کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ جس بات کو دورِ حاضرہ کے سائنسدان ڈاکٹر نہیں کر سکے آپ نے کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور زیادہ ایجادوں کی توفیق دے۔ آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم ایک کورس اور بذریعہ وی پی ارسال کر دیں۔"

"ذیابیطس" کے بیمار کو چاہئیے کہ وہ فوراً "حیاتِ نو" استعمال کر کے اس کو ضرور آزمائے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے "حیاتِ نو" ہی میں شفا مقدر کی ہو

یہ دوا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مل سکے گی۔ قیمت مکمل کورس ... خوراک ۲۰/ روپے

دواخانہ ھُوالشافی منی روڈ سیالکوٹ شہر

حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن کے ہر خریدار کو

صرف دس روپیہ میں ایک حمائل شریف مجلد سنہری (۲) دس بڑے قاعدے (۳) تین چھوٹے قاعدے دفتر قاعدہ یسرنا القرآن سے دستیاب ہو سکیں گے۔

اردو شارٹ ہینڈ کی پہلی منظور شدہ مستند تالیفی کتاب

باجازت

سر آئزک پٹمین اینڈ سنز لمیٹڈ لندن (انگلینڈ)

کوثر کتاب: قیمت ۵/۰/۰ روپیہ

حل کوثر کتاب: قیمت ۲/۸/۰ روپیہ

اردو شارٹ ہینڈ از ایس۔ یو۔ شیخ پرنسپل ایس سی کالج لاہور

پیش لفظ آنریبل خلیفہ صلاح الدین سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

ملنے کا پتہ

فیروز سنز مال روڈ، بک لینڈ والی ایم سی اے ریلیجیس بک سوسائٹی، نور کمپنی انار کلی لاہور۔ یونیورسٹی بکڈپو اردو بازار راولپنڈی، فائن آرٹ بک سیلرز راولپنڈی صدر۔ ملک بک ڈپو ٹرنک بازار سیالکوٹ۔ استقلال بک ڈپو امین پور بازار لائلپور۔ افضل برادرز بک سیلرز ربوہ ضلع جھنگ

سیکرٹری ایس سی کالج کرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

دی نیشنل لیبارٹریز

(مینوفیکچرنگ کیمسٹس)

۲۶ ایمپریس روڈ لاہور

کارخانہ ہذا کی تیار کردہ جملہ ادویات کی فہرست بزبان اردو و انگریزی طلب فرمائیں۔ آرڈروں کی تعمیل باقاعدگی کے ساتھ فوراً کی جاتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام احمدیت

گجراتی زبان میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سونے کی گولیاں ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

زد جام عشق۔ ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

لبوب کبیر:- نصف پاؤ گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۰۹ لاہور

درخواستِ دعا

نجم علی صاحب درویش کی اہلیہ کی صحت یابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ عطا محمد ... ضلع لائلپور

پواسیر کا ہسپتال

پاکستان بھر میں پواسیر کے علاج کے لئے اپنی نوعیت کا واحد ہسپتال ہے۔ جہاں سے ہزاروں مریض پواسیر کا علاج کرا چکے ہیں علاج کے خواہشمند اصحاب پراسپکٹس مفت طلب کریں

پتہ منیجر پواسیر کا ہسپتال ۸۰ برانڈرتھ روڈ چوک دالگراں لاہور

تریاق اٹھرا

حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں

فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

زد جام عشق

مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت ۴۰ گولی پندرہ روپے

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی حب اٹھرا رجسٹرڈ اور دیگر ادویات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مقررہ قیمتوں پر ملنے کے پتے:-

(۱) سیلون ٹی سٹال ربوہ (۲) سٹال میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز ربوہ

جلسہ سالانہ پر رہائش اور خوراک کا انتظام افسر جلسہ سالانہ کے سپرد ہے

بعض احباب جلسہ سالانہ پر رہائش اور خوراک کے انتظام کے متعلق نظارت دعوت و تبلیغ ربوہ میں مراسلات بھیجتے ہیں سو ان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر رہائش و خوراک کا انتظام افسر جلسہ سالانہ کے سپرد ہے۔ نظارت ہذا بھی صرف ان کو توجہ دلا سکتی ہے۔ اس لئے احباب اس بارہ میں افسر جلسہ سالانہ ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

خاتم النبیین نمبر کی تقسیم بھی آپ نے دیکھا؟

کہ الفضل ضرورت کے موقعہ پر فریضۂ تبلیغ کے سلسلے میں کس قدر اہم خدمت بجا لاتا ہے بعض مواقع پر جو کام افراد سے نہیں ہو سکتا وہ اس کے ذریعہ سر انجام دیا جا سکتا ہے اگر اس ضرورت کی وضاحت آپ پر ہو چکی ہے تو

- خود خریدار بنیں۔
- دوسروں کو خریدار بنائیں۔
- زیر تبلیغ دوستوں کے نام پرچہ جاری کرائیں
- حسب توفیق اعانت فنڈ میں رقم بھجوائیں تاکہ نادار اصحاب کے نام پرچہ جاری کیا جاسکے۔
- اس میں اشتہار دیں۔ اور دوسروں کو دلائیں

(مینیجر)

احمدی مستورات کیلئے

بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ساتھ ایک رکابی اور ایک گلاس ساتھ لیکر آئیں

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

دعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی سید عبد الرؤف صاحب بی۔اے بی۔ٹی اے۔ڈی۔آئی ولد سید ممتاز علی شاہ صاحب، فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحوم کے بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید عبد الغفور دیوان ہاؤس اسلام آباد سیالکوٹ شہر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پاکستان کے قائم مقام چوہدری ظفر اللہ خان نے بھارت کو ایک عجیب الجھن میں ڈال دیا ہے

لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین کے نامہ نگار کا بیان

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ ایک سفارتی وقائع نگار نے "مانچسٹر گارڈین" میں تحریر کیا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کشمیر کے سلسلہ میں سلامتی کونسل کے روبرو اپنی پیشکش کے ذریعے بھارت کو عجیب مخمصے میں ڈال دیا ہے انہوں نے مسٹر پنڈت کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں انہوں نے بھارت کی طرف سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ استصواب رائے کے دوران میں وہ ۲۸۰۰۰ فوجی مقبوضہ کشمیر میں رکھنا چاہتا ہے اور اگر آزاد کشمیر کی فوج کو توڑ کر اس کی جگہ سول پولیس کو دی جائے گی۔ تو بھارت اپنی فوجوں کی تعداد ۲۱۰۰۰ کر دے گا چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ منظور کر لیا ہے کہ بھارت اپنی مرضی کے مطابق پوری ۲۸۰۰۰ فوج رکھ لے۔ اور غالباً انہوں نے مسز پنڈت کی پیشکش کے لغوی معنوں کے لحاظ سے یہ تصور کیا ہے کہ اگر پاکستان بھارتی فوجوں کی تعداد کو کم کر کے ۲۱۰۰۰ کی تعداد منظور کرتا تو پھر آزاد کشمیر کی فوجوں کی نوعیت اور تعداد پر مسز پنڈت کی شرط عائد ہو سکتی تھی۔ پاکستان کے یہ مان لینے سے کہ بھارت ۲۸۰۰۰ فوج رکھ لے۔ بھارت اب آزاد کشمیر کی فوجوں کی تعداد اور نوعیت کے متعلق کوئی اصرار نہیں کر سکتا۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے کہ پاکستان کے اکثر اخبارات نے چوہدری ظفر اللہ خان کی چال کو نہیں سمجھا اور ان کی اس پیشکش کو بھارت کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کے مترادف قرار دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس پیشکش کے بعد بھارت کی پوزیشن ایسی ہو گئی ہے کہ اسے آزاد کشمیر کی فوجوں کو جوں کا توں منظور کرنا پڑے گا۔

نامہ نگار کا خیال ہے کہ بھارت کو یہ محسوس کرنا پڑے گا۔ کہ پاکستان کے نہایت قابل اور دور بین وکیل یعنی چوہدری ظفر اللہ خان نے مسز پنڈت کی تقریر کے ایک فقرے سے فائدہ اٹھایا ہے تاہم اگر بھارت اس پیشکش کو بھی مسترد کر دینے کی کوئی وجہ تلاش کرے تو اس سے اس نظریے کو تقویت پہنچے گی کہ وہ ہر قیمت پر استصواب رائے سے بچنا چاہتا ہے۔ (ستارہ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات

مورخہ ۱۷ دسمبر بوقت شام احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی نئی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس زیر صدارت مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ٹی۔آئی۔ کالج میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں نئے سال کے لئے پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ مکرمی فضل الرحمن صاحب متعلم انجینئرنگ کالج کثرت رائے سے ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ بعد ازاں انہوں نے مندرجہ ذیل عہدیدار نامزد کئے ہیں۔

عہدہ	نام
۱۔ وائس پریذیڈنٹ	عبد الرحمن صاحب تعلیم الاسلام کالج
۲۔ جنرل سیکرٹری	محمد سعید احمد انجینئرنگ کالج
۳۔ سیکرٹری مال	محمود احمد صاحب ظفر میڈیکل کالج
۴۔ پراپیگنڈا سیکرٹری	غلام مجتبےٰ صاحب گورنمنٹ کالج
۵۔ جائنٹ سیکرٹری	منور نصر اللہ صاحب ٹی۔آئی کالج

اللہ تعالیٰ نئے عہدیداران کو اخلاص سے اور صحیح معنوں میں اپنے فرائض کو ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے اور انکا انتخاب ایسوسی ایشن کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو۔ آمین۔ (خاکسار محمد سعید احمد ھرم پورلاہور)

احمدی ڈاکٹر اور کمپونڈرز اپنی خدمات پیش کریں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر طبی امداد کے سلسلہ میں ان ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کی ضرورت ہے جو ان ایام میں اپنے آپ کو بطور والنٹیئر پیش کریں۔ انشاء اللہ ان کی ڈیوٹیوں کی تقسیم ایسے رنگ میں کی جائیگی کہ وہ جلسہ کا تمام پروگرام سن سکیں۔ لہٰذا جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء گرامی سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

(افسر جلسہ سالانہ)